إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ

تفسیر القرآن العظیم

قرآناً عجباً

مختصر سوال و جواب کی صورت میں

الٓمٓ - 1

نگہت ہاشمی

النور
ALNOOR PUBLICATIONS

maktabaquddusia.com

إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ

تفسیر القرآن العظیم

قرآناً عجباً

مختصر سوال وجواب کی صورت میں

الٓمّٓ - 1

نگہت ہاشمی

النور ALNOOR-PUBLICATIONS

maktabahaldusia.com

عرض ناشر

الحمد للہ رب العلمین و الصلاۃ و السلام علی النبي الکریم و علی آلہ و صحبہ أجمعین.

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے اور بہترین انجام متقین کے لیے ہے۔ قارئین کرام! ہمیں جو زندگی عطا کی گئی وہ نہایت مختصر ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے: ؎ آ کے بیٹھے بھی نہ تھے کہ نکالے بھی گئے

دلی تمنا ہے کہ زندگی گزارنے کی جو مہلت ملی ہے، اس میں ایسا کام کر جاؤں کہ جب اس جہان سے چلی جاؤں، اگلی زندگی کے انتظار میں قبر میں رکھ دی جاؤں تو میری کتابِ زندگی، میرا نامہ اعمال بند نہ ہو، ایسی نیکیوں کے لیے کھلا رہے جو باقی رہنے والی زندگی کے کام آئیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: «أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ» ''لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ وہ ہے جو لوگوں کے لیے نفع مند ہو۔'' (سلسلہ احادیث صحیحہ: 906)

دنیا کا سب سے قیمتی علم ''قرآن مجید'' کا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ» ''تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن مجید کو خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔'' (صحیح البخاری: 5027)

معلوم ہوا کہ قرآن مجید کو سیکھنے اور سکھانے سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں اور سب سے بڑا تعاون ''طالب علم'' کے لیے آسانیاں پیدا کرنا ہے۔ جدید دور کے تقاضوں کے مطابق قرآن مجید کی تفسیر کو عام فہم انداز میں پیش کرنا نہایت ضروری ہے۔ جہاں آسان الفاظ کا انتخاب ضروری ہے، وہیں اس کے مضامین کو عام فہم اسلوب میں پیش کرنا بھی ضروری ہے۔

تفسیر «قرآنًا عجبًا» میں سوال و جواب کے انداز میں ایسے نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے جن پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تفسیر میں سوال اٹھا کر اور جواب کو سادگی کے ساتھ مختلف نکات میں بانٹ کر جو آسانی پیدا کر دی گئی ہے اس کی وجہ سے معزز قارئین کے لیے قرآن مجید کو سیکھنے اور سکھانے میں سہولت پیدا ہوگی۔ و للہ الحمد!

اللہ تعالیٰ کا پیغام «قرآنًا عجبًا» کی صورت میں ''گھر گھر تک، دنیا بھر تک'' پہنچانا چاہتے ہیں اور اجر کی امید بھی اسی سے رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رسی ''قرآن مجید'' کو ہر ہاتھ میں تھمانا چاہتے ہیں جس کا ایک سرا بندے کے ہاتھ میں اور دوسرا سرا ہمارے ''رب'' کے ہاتھ میں ہے۔ کیا آپ اللہ تعالیٰ کی رسی کو خود تھام کر دوسروں کو نہیں تھمائیں گے؟

قرآن سیکھیں ـــــ دوسروں کو سکھائیں ـــــ خود پڑھیں ـــــ دوسروں کو پڑھوائیں

ایک آیت روزانہ گھر والوں میں بیٹھ کر، کسی آفس میں، کسی بھی مقام پر پڑھنا مشکل نہیں۔ ذوق ہو تو زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ آئیے! بے مثال زندگی کے لیے آج ہی سے اس کا آغاز کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دعاؤں کی طلب گار: فائزہ خان (مینیجنگ ڈائریکٹر النور پبلیکیشنز)

اٰیاتُھا 7 | سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ | رُکُوْعُھَا 1

سوال 1: فاتحہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: فاتحہ اسے کہتے ہیں جس سے کوئی چیز شروع کی جائے۔ قرآن پاک کا آغاز اس سورت سے ہوتا ہے اس لیے اس کو سورۃ الفاتحہ کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت، کتابت اور نماز کی قرأت اسی سے شروع کی جاتی ہے۔

سوال 2: سورۃ الفاتحہ کے اور کون سے نام ہیں؟

جواب: (1) الحمدللہ ہی ام القرآن، ام الکتاب، سبع مثانی، قرآن عظیم، الحمد اور الصلوٰۃ ہے۔

(2) الفاتحہ کے دیگر ناموں میں الشفاء، الکنز اور الرّقیہ بھی ہیں۔

سوال 3: سورۃ الفاتحہ کہاں نازل ہوئی؟

جواب: یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی۔

سوال 4: سورۃ الفاتحہ کی کتنی آیات ہیں؟

جواب: اس سورت کی سات آیات ہیں۔

سوال 5: ترتیب نزولی اور مصحف میں ترتیب کے اعتبار سے اس سورۃ کا کیا نمبر ہے؟

جواب: مصحف میں ترتیب کے اعتبار سے یہ سورۃ پہلے نمبر پر اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے پانچویں نمبر پر ہے۔

سوال 6: سورۃ الفاتحہ کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: (1) سیدنا ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ ''یہی وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔'' (بخاری: 4474)

(2) سیدنا ابو سعید مولیٰ عامر بن کریز رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے قبل ایک ایسی سورت بتاؤں گا کہ اس جیسی تورات و انجیل میں نہیں اتاری گئی اور نہ ہی قرآن میں ویسی کوئی

maktabaquddusia.com

اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ یہ سب میرے اس بندے کیلئے ہے اور یہ جو کچھ طلب کرے گا وہ اسے دیا جائے گا۔" (مسلم:395)

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے"

سوال 1: ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ قرآن مجید پڑھنے سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا کس لیے ضروری ہے؟

جواب: (1) قرآن مجید پڑھنے سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا اس لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ "پس جب آپ قرآن پڑھیں تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔" (النحل:98) اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل پیرا ہونا واجب ہے۔ نبی ﷺ نے بھی ہمیشہ اعوذ باللہ پڑھی۔

(2) یہ کتاب ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا راستہ بتاتی ہے، شیطان ہمیں اس راستے سے روکنا چاہتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہمیں اس کے شر سے بچا سکتا ہے۔ شیطان کے شر کو دور کرنا واجب ہے۔

سوال 2: شیطان کون ہے؟

جواب: (1) شیطان ایک جن ہے جو انسان کا دشمن ہے۔ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ﴿وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا﴾ "اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا، وہ جنوں میں سے تھا، چنانچہ اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، تو کیا تم میری بجائے اسے اور اس کی اولاد کو دوست بناتے ہو، حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔" (الکہف:50)

(2) شیطان کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا تو اس نے حسد کی وجہ سے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

(3) شیطان نے انسان کو گمراہ کرنے، فریب دینے اور وعدوں کے جال میں الجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی تھی۔

(4) شیطان انسان کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے ہٹانے اور برائی پر آمادہ کرنے کے لئے مسلسل دشمنی جاری رکھتا ہے۔

(5) شیطان نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرنے سے انکار کیا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے رجیم قرار دیا۔

maktabaquddusia.com

جان پاتے تھے، جب تک کہ ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ آپ پر نہ اتر جاتی۔ (ابوداؤد:788)

(8) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اسی آیت سے تحریر قرآن مجید کا آغاز کیا۔

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ آسانی سے ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھی جاسکتی ہے اور آسانی سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رشتہ شعوری طور پر کوشش کرنے سے جوڑنا پڑتا ہے۔ یہ عقل اور روح کا رشتہ ہے لہٰذا اس کے لیے شعوری کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے باقاعدہ طور پر اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یا ارحم الراحمین! ہمیں توفیق عطا فرما دے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾

''سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے'' (2)

سوال 1: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ کیا ہے؟

جواب: (1) ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ ''سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے'' الحمد للہ کلمہ شکر ہے۔

(2) رب العزت نے اپنی کتاب کے آغاز میں ہماری راہ نمائی کی ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کا شکر ''الحمد للہ'' کہہ کر ادا کریں۔

(3) شکر کا انداز اللہ تعالیٰ کے خوبصورت ناموں پر اور اس کی اعلیٰ درجے کی صفتوں پر اپنایا گیا۔ (ابن کثیر: 5/1)

(4) اللہ تعالیٰ کی صفات کامل ہیں اور اس کے افعال عدل پر مبنی ہیں اور فضیلت والے ہیں۔

(5) اللہ تعالیٰ کامل حمد کا مالک ہے اس لیے سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جیسا کہ اس کی ذات کے لائق ہے۔

(6) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ﴾ ''الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔'' (مسلم:534) بندے اور رب کا تعلق شکر کا تعلق ہے۔ انسان شکر گزار رہتا ہے تو رب قدر دان بن جاتا ہے۔ یہ بندے اور رب کا رشتہ ہے۔

(7) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی مدح کو پسند کرنے والا اور کوئی نہیں، اسی لیے اس نے اپنے نفس کی خود تعریف کی ہے۔'' (بخاری:4637)

(8) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جو تہذیب سکھائی ہے اس کے مطابق ہر کام کا اختتام الحمد للہ پر ہونا چاہیے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاموں کے اختتام پر الحمد للہ کہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی یہ دعا کرتے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ﴾ ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کے فضل سے نیک کام پورے ہوتے ہیں۔'' (ابن ماجہ:3803)

سوال 2: تمام جہان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے قائم ہیں، اس کی وضاحت ﴿رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ کی روشنی میں کریں؟

maktabaquddusia.com

دے گا۔" (الشعراء:77-82)

﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

"وسیع رحمت والا، نہایت رحم والا ہے" (3)

سوال 1: اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت کی وضاحت ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کی روشنی میں کریں؟

جواب: (1) ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ "وسیع رحمت والا، نہایت رحم والا ہے" اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذکر ہے۔ اس نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کر لیا ہے۔ فرمایا: ﴿كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ "اس نے رحمت کرنا اپنے اوپر لکھ دیا ہے۔" (الانعام:12)

(2) اللہ تعالیٰ کی صفات الرّحمٰن اور الرّحیم اس کی باقی صفات پر حاوی ہیں اس لیے رحمت کی شدت کو ظاہر کرنے کے لیے ان صفات کا دوبارہ تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان صفات سے خالق اور مخلوق کا تعلق واضح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تعلق بندے کے ساتھ شدید رحمت اور شفقت کا ہے۔

(3) رب العزت نے فرمایا: ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ﴾ "اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا اس حال میں کہ وہ پر پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں رحمان کے سوا انہیں کوئی نہیں تھامتا۔" (الملک:19)

(4) ارشاد ربانی ہے: ﴿فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ "تو اے جن وانس! تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟" (الرحمن:21)

(5) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے، صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچے کو اپنے سم نہیں لگنے دیتی بلکہ سموں کو اٹھا لیتی ہے کہ کہیں اس سے اس کے بچے کو تکلیف نہ پہنچے۔" (بخاری:6000)

(6) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ﴾ "رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔" (ترمذی:1924)

سوال 2: اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تذکرے سے انسان کے دل پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

maktabaquddusia.com

والے کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زوروالے (جابر) بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر والے کہاں ہیں؟'' (مسلم:7051) (6) جزا کے دن لوگوں کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

(7) جزا کے دن اللہ تعالیٰ کی کامل ملکیت، کمال حکمت اور کمال عدل مخلوق پر ظاہر ہو جائے گا۔

(8) جزا کے دن جبرائیل اور دیگر فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے۔﴿يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا﴾ ''جس دن جبرئیل اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی بات نہیں کرے گا مگر جس کو رحمٰن اجازت دے گا اور وہ درست بات کہے گا۔'' (النبا:38)

(9) جزا کے دن وہی بات کرے گا جس کو رحمٰن کی طرف سے اجازت دی گئی ہوگی۔﴿يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ﴾ ''جس دن وہ آئے گا، کوئی شخص اس کی اجازت کے سوا کلام نہ کر سکے گا، چنانچہ ان میں کچھ بد بخت اور کچھ نیک بخت ہیں۔'' (ھود:105)

(10) جزا کے دن سب جزا و سزا کے فیصلے کا انتظار کر رہے ہوں گے اس کے ثواب کی امید رکھیں گے اور عذاب سے خوف کھائیں گے۔

سوال 2: اللہ تعالیٰ ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ ہے پھر وہ سزا کیوں دے گا؟

جواب: اللہ تعالیٰ ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ ہے پھر وہ سزا دے گا اس لیے کہ (1) دنیا میں تمام اعمال کا بدلہ نہیں مل سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ انصاف اور عدل بھی کرے۔

(2) اللہ تعالیٰ ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ ہے لیکن بے انصاف نہیں ہے اس لیے جن کو برے اعمال اور زیادتیوں کی سزا دنیا میں نہیں ملتی ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔ (3) وہ قدر کرنے والا ہے اس لیے اس نے نیک کام کرنے والوں کے لیے جنت تیار کر رکھی ہے۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے آغاز میں اپنی صفات کا تعارف کروایا ہے، ان پر غور و فکر سے انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: (1) جو اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتا ہے اسی کو اللہ تعالیٰ کی پہچان ملتی ہے اور اس طریقے سے وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق جینا سیکھ لیتا ہے۔

(2) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور و فکر کرتے ہیں ان کی زندگی بدل جاتی ہے۔ سوچ بدلتی ہے، عمل بدلتا ہے، سرگرمیاں

maktabaquddusia.com